DOI: https://doi.org/10.52541/fn.v60i2.2732

قرآن کریم میں وقف اور ابتدا:
برصغیر اور شاہ فہد قرآن کمپلیکس کے مطبوعہ مصاحف کا تقابلی جائزہ

محمد زید ملک ۞

Stopping and Starting in Recitation of Qur'an: A Comparative Review of Quránic Manuscript Published by Sub-Continent and King Fahad Qur'an Complex

Muhammad Zaid Malik۞

Abstract: *No one denies the importance of where to stop and where to initiate the recitation in the Holy Quran. The meaning and purpose of the divine word becomes clear from the knowledge of stopping and starting while its recital. From the study of the Qur'an, it is known that there is a difference between the scholars of tafsir in the places of waqf and initiation. The reason for this difference may be a difference in interpretation, a difference in reading, and the possibility of error cannot be ruled out. In this paper, the author has made a comparative analysis of the symbols of waqf in relation to waqf and initiation, which are present in the copies of the holy Qurán published by King Fahd Qur'an Complex (Madinah Munawarah) and the symbols of waqf that are in the copies of the holy Qurán published in the subcontinent.*

Following the method of Induction, specific places in the two published copies of the holy Qur'an where there is agreement on waqf and initiation and also places where there is disagreement in both Mus'hafs, have been determined. At the end of the paper some recommendations are also given on this comparative review.

Keywords: *Waqf, ibtida, King Fahad Qur'an Complex, Sub-Continent, Comparison.*

Summary of the Article

In every language people while talking, sometimes make complete stop then start a new sentence. Sometimes they make a small pause then continue their talk. Arabic is no exception. When we recite the holy Qurán, it is a must to know where to make a stop and how to start the recitation. This specific science of reciting the holy Qurán is called *Tajweed* (literally means: to beautify).

The researcher while reciting the Qurán from the copies of the Qur'an, published in King Fahd Qur'an Complex (Madinah Munawarah) came to know that there are few places where there are some differences in the symbols of stopping and starting in this Mus'haf with what we have of copies of the Qur'an in the Sub-Continent. The reason for this kind of difference in the symbols of stopping and starting could be due to the

---

۞ اسسٹنٹ پروفیسر، ٹرانسلیشن سنٹر، کنگ سعود یونی ورسٹی، ریاض، سعودی عرب۔

۞ Assitant Professor, Translation Center, King Saud University, Riyadh, Saudi Arabia. (zaidmalik@gmail.com)

difference among the scholars of Tafsir in interpretation, or different way of recitation (Qiraát). The possibility of error cannot be ruled out also. The author has made a comparative analysis of the symbols of waqf in relation to waqf and initiation, which are present in the copies of the holy Qurán published by King Fahd Qur'an Complex (Madinah Munawarah) and the symbols of waqf that are in the copies of the holy Qurán published in the subcontinent.

Allah the Almighty says: "Those to whom We have given the Book, they recite it as it ought to be recited"

Hence, it become compulsory upon us to recite the Holy Qurán as Allah has revealed on His beloved Prophet Muhammad, peace be upon him.

The researcher also made one point very clear that this research is purely related to the details of waqf and initiation. It has nothing to do with the script of the Qurâns. Also, there is no doubt that in terms of script, both the Quráns published by King Fahd Qur'an Complex and the Quráns published in the Sub-Continent are in accordance with the Ottoman script.

The scholar has explained his thesis with a research table that looks like this:

Research Table

Surah's Name	Verse Number	Word of the Verse	Symbol of stopping and starting in the Qur'an published in the Sub-Continent	Symbol of stopping and starting in the Qur'an published in King Fahd Qur'an Complex
البقرة	٢	رَيۡبَ فِيهِ	.:	.:
البقرة	٨	مَا هُم بِمُؤۡمِنِينَ	مـــ	---
النسآء	١٧١	أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٞ	مـــ	مـــ
المائدة	٣	إِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ	قف	---

This table continues like this covering the entire Qurán.

From this research paper, the author has come to the conclusion that about ٧٠% of the waqf and initiation symbols in the Quráns published in the subcontinent are different from the Quráns published in King Fahd Qur'an Complex. Therefore, it is suggested that a board consisting of scholars and reciters should be formed in which some scholars and reciters from King Fahad Qur'an Complex (Madinah) should also be included. This board of Pakistani and Saudi scholars should study the places of waqf and initiation symbols in the Quráns published in the subcontinent and the Quáns published in King Fahd Qur'an Complex, which have been identified in this paper, and if deemed appropriate, validate this research and fulfil their responsibility regarding the symbols of waqf and initiation in both copies of the Qurán, keeping in view the delicacy of the interpretation and meanings.

تعارف

قرآن کریم میں وقف اور ابتدا کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ وقف اور ابتدا کی معرفت سے کلام الٰہی کا معنیٰ و مقصود واضح ہوتا ہے۔ مطالعہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء تفسیر کے درمیان مقامات وقف و ابتدا میں کہیں کہیں اختلاف پایا گیا ہے۔ اس اختلاف کی وجہ اختلاف فی التفسیر بھی ہو سکتی ہے اختلاف فی القراءۃ بھی ہو سکتی ہے اور غلطی کے امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا۔ اس مقالہ میں مؤلف نے وقف اور ابتدا کے حوالے سے رموزِ وقف جو شاہ فہد قرآن کمپلکس (مدینہ منورہ) سے مطبوعہ مصاحف میں موجود ہیں اور وہ رموزِ وقف جو برصغیر میں مطبوعہ مصاحف میں ہیں، کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ منہج استقرائی کے تحت دونوں مطبوعہ مصاحف میں ان مقامات کا تعین کیا ہے جہاں وقف اور ابتدا پر اتفاق ہے اور ان مقامات کی بھی نشاندہی کی ہے جہاں دونوں مصاحف میں اختلاف ہے۔ مقالہ کے آخر میں اس تقابلی جائزہ پر چند سفارشات بھی دی گئی ہیں۔

لغوی لحاظ سے وقف کے معنٰی

جمع اسکی وقوف یا اوقاف ہے۔ اس کے معنی روکنا، رکنا یا ٹھہرنا۔ و لفظ قَفَ یَقِفُ، باب وَعَدَ یَعِدُ سے ہے۔ وَقف کے اگر لغوی معنٰی دیکھے جائیں تو قرآن پاک کی ۴ آیات میں ملتا ہے:

۱۔ ﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ﴾[۱] (کاش وہ منظر تم دیکھ سکتے جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔)

۲۔ ﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ﴾[۲] (کاش تم اس وقت اُن کی حالت دیکھ سکو جب وہ جہنم کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے۔)

۳۔ ﴿وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾[۳] (کاش تم دیکھتے ان کا حال اس وقت جب یہ ظالم اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے۔)

۴۔ ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾[۴] (ذرا انہیں روکو، اِن سے پوچھ گچھ ہو گی۔)

۱۔ القرآن، ۶: ۳۰۔

۲۔ القرآن، ۶: ۲۷۔

۳۔ القرآن، ۳۴: ۳۱۔

۴۔ القرآن، ۳۷: ۲۴۔

اصطلاح میں "وقف" کے معنی

امام جزری کے مطابق اھل لغت کے ہاں وقف سے مراد یہ ہے کہ کسی فقرے کے آخر میں پہنچ کر بولنا بند کر دیا جائے اور قدرے ٹھہر جایا جائے۔یعنی کسی لفظ پر پہنچ کر اتنی مدت کیلیے آواز روک لینا جس میں عام طور پر نیا سانس لینا ممکن ہو۔ وقف کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جہاں رکا گیا ہے اس جگہ سے اگلے لفظ سے اگر پڑھنا ٹھیک ہے تو قراءت کا آغاز کیا جائے ورنہ پیچھے سے ملا کر پڑھا جائے۔ وقف آیات کے آخر میں ہوتا ہے اور درمیان میں بھی ہو سکتا ہے لیکن لفظ کے درمیان نہیں ہو سکتا۔ وقف کے بعد سانس لینا ضروری ہوتا ہے۔[۵]

"ابتداء" کے لفظی و اصطلاحی معنی

"ابتداء" "وقف" کا الٹ ہے جس کا مادہ ب د ا ہے اور جس کے معنی پہل یا شروع کرنے کے ہیں۔ وقف یا تلاوتِ قران روکنے کے بعد دوبارہ تلاوت شروع کرنے کے لیے، جہاں رکا گیا تھا، اس جگہ سے اگلے لفظ سے پڑھنا یا تلاوت کا آغاز کرنے کو ابتداء کہتے ہیں۔[۶]

وقف اور ابتدا کی معرفت سے بہت سے فوائد اور اہم استنباطات حاصل ہوتے ہیں، آیات قرآنیہ کے معانی کی وضاحت ہوتی ہے اور انسان بہت سی مشکلات سے بچ جاتا ہے۔[۷]

وقف اور ابتدا کی ضرورت واہمیت

قرآنِ پاک کی تلاوت کے لیے علم وقف اور ابتدا نہایت اہم ہے، تدبرِ قرآن بھی تبھی ممکن ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ﴾[۸] (یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے نبی ﷺ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں)۔

اور ہر تلاوت کرنے والے شخص سے یہی بات مطلوب ہے۔

۵۔ محمد بن یوسف ابن الجزری، النشر في القراءات العشر (قاہرہ: مکتبہ دار الكتب العربية، س ن)، ۱: ۲۴۰۔

۶۔ محمد بن مکرم ابن منظور، **لسان العرب** (بیروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ)۔

۷۔ بدرالدین الزرکشی، **البرهان في علوم القرآن** (بیروت: دار الفكر، ۱۹۸۸ء)، ۱: ۴۱۵۔

۸۔ القرآن، ۳۸: ۲۹۔

علامہ سیوطی اپنی کتاب **الاتقان** میں لکھتے ہیں:

وقف کے مقامات کا مکمل علم صرف وہی رکھتا ہے جو نحو وصرف، قراءات کا علم اور علم تفسیر وقصص کو جانتا ہو۔ نیز جس زبان میں قرآن نازل کیا گیا ہے، اس زبان کو بھی جانتا ہو۔[۹] شیخ محمد صالح المنجد کہتے ہیں وجوہِ اختلاف معانی میں علماء کی وقف سے متعلق کہیں کہیں مختلف آراء ہیں۔ لیکن جو شخص قرآن پاک پڑھتا ہے مگر آیاتِ متعلقہ کی تفسیر نہیں جانتا تو اعلیٰ یہی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور علامات وقف کی پابندی کرے۔[۱۰]

علاماتِ وقف وابتداء کی تاریخ

ہر آسمانی زبان میں پڑھنے والوں کے لیے کچھ علامات مخصوص ہیں تاکہ پڑھنے والے اسے طرح سمجھ سکیں جس میں وہ کتاب نازل ہوئی تھی۔ اس سے زبان ولہجہ کی مماثلت ثابت رہتی ہے۔ چناں چہ ان علامات کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ انسان اور زبان وکتابت کی۔ الہامی مذاہب کی نازل شدہ کتابوں اور صحیفوں کو اصل تلفظ میں محفوظ رکھنے اور ان زبانوں کے اصل تلفظ کو بحال رکھنے کے لیے ان کتبِ مقدسہ پر نشانات وعلامات لگائی گئیں تاکہ ان کو اصل لہجے واصول کے ساتھ پڑھا جا سکے، جس طرح وہ نازل ہوئے تھے۔ یوں "علاماتِ وقف وابتداء" کی تاریخ بہت پرانی ہے۔

شیخ طاہر کے مطابق سب سے پہلے جب سریانی قوم عیسائیت میں داخل ہوئی تو انھوں نے اپنی الہامی کتب کو زبانی اغلاط سے محفوظ بنانے کے لیے اعراب وسکنات لگانے کا کام سرانجام دیا۔ جسے وہ حرکاتِ ثلاثہ کا نام دیتے ہیں۔[۱۱] یہ حرکاتِ ثلاثہ پہلے سریانیوں نے لگائیں، پھر یہودیوں نے اور پھر عربوں نے، تاکہ اس کے اصل لحن کو محفوظ رکھا جا سکے اور نئے غیر زبان والوں کو پڑھنے وسمجھنے میں دشواری نہ ہو۔[۱۲] جب کہ شوقی ضیف کے مطابق راسِ شمر واجریت[۱۳] کے علاقے سے ملنے والے کتبات سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں نے نہ صرف حرکاتِ ثلاثہ

---

۹ – جلال الدین السیوطی، **الاتقان في علوم القرآن** (قاہرہ: الهيئة المصرية العامة للكتاب، ۱۹۷۴ء)، ۲۹۶۔

۱۰– المنجد، محمد صالح، کیا مصحف میں علامات وقف کی پابندی کرنا لازم ہے؟
https://islamqa.info/ur/answers/223904

۱۱ – محمد طاہر کردی، **تاریخ الخط العربی و آدابہ** (بیروت: المکتبہ التجاریہ بالسکا کینی، ۱۹۳۹)، ۷۵۔

۱۲– بروکلمان، **فقه اللغات السامية** (ریاض: جامعة الرياض، ۱۹۷۷ھ)، ۳۷۔

۱۳ – "رأس شمر" بحر متوسط کے قریب، ساحل کے کنارے ایک قدیم شہر ہے جو ملک شام میں واقع ہے۔ یہ اغاریت کے نام سے

وضع کیے تھے بلکہ منع وصرف وغیرہ کے قواعد تک کو بھی جانتے تھے جیسا کہ یہ قواعد عربی میں بھی شامل ہیں۔(۱۴) اسی طرح بابلی اور اشوری زبانوں میں بھی اعراب وحرکات موجود تھے۔(۱۵)

قدیم زبانوں مثلاً اوجارتیہ، اکدیہ اور اشوریہ وغیرہ میں بھی یہ مستعمل تھا، جس کا اندازہ ۲۵۰۰ قبل مسیح میں ملتا ہے۔(۱۶) سامی زبانوں میں یہ استعمال سمٹ کر عربوں تک محدود ہو گیا۔ جب کہ عرب اپنی زباندانی میں افضل ہونے کی وجہ سے اس کا استعمال تقریباً ترک کر چکے تھے، بعد کے ادوار میں کتابت کے نمونوں میں رسول اللہ ﷺ کے خطوط میں کہیں کہیں اعراب وحرکت کے آثار ملتے ہیں(۱۷) جب کہ نزولِ قرآن کے بعد جب اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو ایک بار پھر غیر عرب کے لیے لہجوں اور علامتوں کو وضع کر کے لہجۂ قریش کو محفوظ کیا گیا جس میں قرآن نازل ہوا تھا۔ تاکہ اس کتاب اللہ کو اصلی حالت میں محفوظ رکھا جا سکے اور دنیا کی دوسری زبانیں بولنے والے لوگ قرآن پاک کو اس کے اصل لہجے کے مطابق پڑھ سکیں۔

اہل عرب زبان پر پختگی کی وجہ سے بغیر اعراب ورموز کے قرآن مجید کو درست تلفظ اور صحیح مقامات پر وقف وابتدا کے ساتھ پڑھتے، جس سے معنی میں کوئی غلطی کا احتمال نہ ہوتا۔ جب اسلام کا پیغام عرب سے باہر پہنچا تو غیر عرب، عربی زبان سے واقف نہ ہونے کی بنا پر غلط جگہ پر وقف کرنے لگے- تقریباً دوسری صدی ہجری میں قرآن پر اعراب لگائے گئے جب کہ تیسری صدی ہجری میں اس ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آیات پر رموز وقف وابتداء لگائے گئے۔ کیوں کہ جب تک رسول اللہ ﷺ زندہ رہے، لوگ آپ ﷺ کے پاس آکر بذاتِ خود علم سیکھتے اور پھر اپنے قبیلے یا علاقے میں جا کر سکھاتے یا پھر آپ ﷺ سے درخواست کرتے کہ وہ کسی معلم کو بھیجیں تاکہ وہ انہیں علم سکھائے، جیسا کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں حضرت مصعب بن عمیر کو معلم بنا کر بھیجا۔

مشہور ہے۔ ۱۹۲۹ء میں یہاں سے جو نقوش ملے ہیں وہ ۱۵۰۰ قبل مسیح کے شمار ہوتے ہیں۔ تفصیل کیلیے ملاحظہ ہو: محمد انطاکی، **الوجیز فی فقه اللغة** (بیروت: مکتبة دار الشرق، س ن)، ۸۹۔

۱۴- شوقی ضیف، **العصر الجاهلی** (مصر: دار المعارف، ۱۹۴۱ء)، ۱۰۴۔

۱۵ - رمضان عبد التواب، **فصول فی فقه اللغه**، ۳۷۲۔

۱۶ - جواد علی، **المفصل فی تاریخ العرب** (بیروت: مکتبہ الساقی، ۲۰۰۱)، ۱۳: ۱۷۔

۱۷ - محمد حمید اللہ، **رسول اکرم کی سیاسی زندگی** (لاہور: بیکن بکس، قذافی مارکیٹ، اردو بازار، ۲۰۰۵ء)۔

قرآنِ مجید میں وقف وابتداء

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾[۱۸] (اور پڑھیے قرآن ٹھہر ٹھہر کر) اور ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:﴿وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا﴾[۱۹] (اور ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا)۔

جیسا کہ ترتیل سے مراد تجوید کے ساتھ پڑھنے کے علاوہ رموز وقف وابتدا کا التزام بھی ہے۔ چناں چہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قرآن کی بہترین طریقے سے وضاحت کریں۔[۲۰]

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ سے مراد ہے کہ (قرآن کو صاف صاف پڑھو) یا "ٹھہر ٹھہر کر پڑھو" اور صاف پڑھنے سے مراد یہی ہے کہ ہر حرف اپنے مخرج اور اس کی صفات سے ادا ہو۔ اور ﴿وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا﴾ یعنی "ہم نے قرآن کو ترتیل کے ساتھ ہی نازل کیا ہے" کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی تمھیں حکم دیتے ہیں کہ تم میں سے ہر کوئی تلاوت ایسے کرے جیسا کہ اسے پڑھایا گیا ہے۔

اسی طرح حضرت حفصہؓ آپ ﷺ کی قراءت کے متعلق یوں فرماتی ہیں کہ "آپ ﷺ سورت کو اس قدر ٹھہر ٹھہر کر ترتیل سے پڑھتے کہ وہ طویل سے طویل تر ہو جاتی۔"[۲۱]

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ایک اور جگہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالی یہ پسند فرماتا ہے کہ قرآن مجید کو اس طرح پڑھا جائے، جس طرح کہ وہ نازل کیا گیا ہے۔[۲۲]

ڈاکٹر محمد اویس کے نزدیک ترتیل سے مراد تجوید ومعرفتِ وقوف ہے۔ وہ حضرت علیؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: الترتیل تجوید الحروف ومعرفة الوقوف۔ اسی قول کو ابن جزری نے بھی "النشر" میں بیان کیا ہے۔[۲۳]

۱۸۔ القرآن، ۷۳: ۴۔

۱۹۔ القرآن، ۲۵: ۳۲۔

۲۰۔ محمد بن محمد جزری، **النشر فی قراءات العشر**، ۱: ۱۷۷۔

۲۱۔ حاکم، وقال صحیح الاسناد وحسنه الالبانی، السنن الکبری۔

۲۲۔ محمد بن محمد جزری، النشر فی قرات العشر، ۱: ۱۷۷۔

۲۳۔ محمد اویس، "**قرآن فہمی میں علم وقف وابتداء کی ضرورت واہمیت**"۔

ڈاکٹر محمد اویس کہتے ہیں کہ: وقف و ابتداء ایک فن ہے اور اجماع صحابہؓ سے بھی ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ خود صحابہ کرامؓ کو وقف و ابتداء کی تعلیم دیتے تھے۔ اس کا حوالہ انھوں نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دیا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے زمانے میں ایک طویل مدت تک اسی طرح زندگی گزارتے رہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن حاصل کرنے سے پہلے ہی ایمان لے آتا اور نبی ﷺ پر کوئی سورت نازل ہوتی تو ہم سب آپ ﷺ سے اس کے حلال و حرام کی تعلیم حاصل کرتے اور ان مقامات کو معلوم کرتے جہاں وقف کرنا چاہیے۔(۲۴)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پڑھا رہے تھے جب وہ انما الصدقات للفقراء کو بغیر مد کے پڑھ رہے تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا۔ اس شخص نے پوچھا کہ پھر آپ ﷺ نے آپ کو کس طرح سے پڑھایا؟ تو آپ نے یہ آیت دہرائی اور للفقرآء پر مد کیا۔(۲۵)

مفتی منظور حسین، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کرتے ہیں کہ جو شخص کتاب اللہ کا مطالعہ کرتا ہے اور اس کے اسرار و رموز کو معلوم کرنا چاہتا ہے، اس کے لیے ہر لفظ کے صیغہ اور اس کے محل پر غور کرنا ضروری ہے۔(۲۶)

قاری حبیب الرحمن کے مطابق وقف کرنے کے بعد ابتداء ہوتی ہے یا اِعادہ۔ لہٰذا ہر مُجوِد و قاری کو ان تین کا جاننا ضروری ہے۔ وقف میں کیفیتِ وقف اور محلِ وقف، ابتداء میں کیفیتِ ابتداء اور محلِ ابتداء اور اِعادہ میں کیفیتِ اِعادہ اور محل اِعادہ کا جاننا ضروری ہے۔ اِعادہ چوں کہ ابتداء کے ساتھ بعض باتوں میں مشترک ہوتا ہے اس لیے وقف و ابتداء کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، کیوں کہ ابتداء میں اِعادہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔(۲۷)

رموز او قاف کے اختلاف سے معانی اور تفسیر میں اختلاف

ائمہ کرام، حضرت عدی بن حاتم کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم طائی فرماتے

۲۴۔ عن عبد اللہ بن عمر، **السنن الکبری**، ۳، بیہقی، ۱۲۰، رقم: ۵۰۷۳؛ حاکم، **المستدرک علی الصحیح**، ۱: ۹۱، رقم: ۱۰۱۔

۲۵۔ الطبرانی فی مجمع الکبیر۔

۲۶۔ سیوطی، **الاتقان فی علوم القرآن**، ۱/ ۴۷۔

۲۷۔ قاری حبیب الرحمن، مجلہ محدث، فروری ۲۰۱۵۔

ہیں کہ دو شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے یوں کہا: "من یطع الله ورسوله فقد رشد ومن یعصهما." (جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے ہدایت پائی اور جس نے ان کی نافرمانی کی)، یعنی یہاں پر وقف کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں سے چلے جاؤ، تم اچھے خطیب نہیں ہو۔[۲۸]

یعنی آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کیوں کہ (ومن یعصهما) پر وقف کرنے سے یہ معنی بنتے ہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بھی ہدایت پائی اور جس نے نافرمانی کی وہ بھی بامراد ہوا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بئس خطیب القوم انت"(تم لوگوں کیلیے برے خطیب ثابت ہو رہے ہو۔ یوں کہو کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔[۲۹]

درج بالا حدیث، وقفِ قبیح پر واضح دلیل ہے۔ یعنی خطیب کو چاہیے تھا کہ وہ مطیع اور عاصی کو باہم جمع نہ کرتا، بلکہ چاہئے یہ تھا کہ وہ "فَقَد رَشَدَ" پر وقف کرتا پھر "ومن یعصِهِمَا" سے ابتدا کرتا اور "فَقَد غَوٰی" پر وقف کرتا۔ جب اس قسم کے وقف عام گفت گو میں مکروہ وناپسندیدہ گردانے جاتے ہیں تو کلام اللہ میں ایسے وقف شدید ناپسندیدہ ہوں گے۔ چوں کہ اللہ کا کلام زیادہ اولیٰ ہے لہذا اس کو پڑھتے وقت ایسے وقف سے بچا جائے۔[۳۰] ابو عمرو دانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسی ہی حدیث روایت کرتے ہیں۔[۳۱]

ڈاکٹر محمد اویس نے علامہ اشمونی[۳۲] سے ابو بکر محمد بن قاسم بن بشّار انباری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ

---

۲۸ – ابو جعفر النحاس، ابو عمرو دانیؒ **القطع والائتناف**، ۲۸، اشمونی، **المکتفٰی**:۱۳۴، زرکشی؛ سیوطی، جلال الدین، الزرکشی، **البرهان فی علوم القرآن** (بیروت: دار الفکر، ۱۹۸۸ء)، ۱:۴۲۰۔

۲۹ – احمد بن محمد اشمونی، **منار الهدی فی بیان الوقف والابتدا** (بیروت: دار الکتب العلمیه، ۲۰۰۲ء)، ۲۳۔

۳۰ – احمد بن محمد اشمونی، منار الہدی فی بیان الوقف والابتداء (بیروت: دار الکتب العلمیه، ۲۰۰۲ء)، ۱۸۔

۳۱ – ابو عمرو دانی، **المکتفٰی في الوقف والابتداء في کتاب الله عز وجل**، ۱۳۶۔

۳۲ – علامہ اشمونی کا مکمل نام احمد بن عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم الاشمونی ہے۔ آپ علم قراءت میں ماہر تھے۔ مصر سے تعلق تھا اور مسلکاً شافعی تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف میں کتاب شرح الاشمونی علی الفیہ ابن مالک اور کتاب **منار الهدی** شامل ہیں۔ بروکلمان نے آپ کا نام: احمد بن محمد بن عبد الکریم بن محمد بن احمد بن عبد الکریم لکھا ہے، جب کہ سرکیس نے احمد بن عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم لکھا ہے۔ سرکیس نے درست لکھا ہے، کیوں کہ مؤلف نے خود اپنا نام اپنی کتاب کے آخر میں یہی لکھا ہے۔

پورے قرآن کی معرفت کا دار و مدار علم وقف وابتداء پر موقوف ہے۔ کوئی شخص اس وقت تک معانی قرآن کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا جب تک اسے وقف کے مواقع کا علم نہ ہو۔[۳۳]

مفتی منظور حسین کہتے ہیں کہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اس کا ترجمہ یوں ہے: (اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا- مگر جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔)[۳۴] اس آیت میں اگر ﴿الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ پر وقف کیا جائے تو ترجمہ یہی ہو گا جو بتایا گیا ہے۔ لیکن اگر ﴿الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ پر وقف نہ کیا جائے اور اس کو دوسری آیت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو معنی بدل کر یوں ہو جائے گا کہ "اللہ ان ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا" (نعوذ باللہ)۔ لہٰذا صحیح جگہ پر وقف نہ کرنا، آیت کے معنی اور منشاء کو بدل دیتا ہے۔[۳۵]

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب، شارحِ صحیحین حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

حضرت زید، ابن زبیر، سعید و عبد الرحمٰن (رضی اللہ عنہم)، قرآن مجید لکھنے کے دوران جب ان کا اختلاف ہوتا کہ اس لفظ کو کس لغت پر لکھا جانا چاہئے تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کرتے، مثلاً جب لفظ "تابوت" کے لکھنے میں اختلاف ہوا تو حضرت زید بن ثابت نے کہا: یہ "تابوۃ" ہے اور تین قریشی صحابہ نے کہا کہ یہ "تابوت" ہے تو انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کیا۔[۳۶]

ایک دن حضرت ابو الاسود الدؤلی نے ایک شخص کو سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۳ غلط پڑھتے ہوئے سنا۔ صحیح آیت یوں ہے:

"اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ" یعنی (اللہ مشرکوں سے بیزار ہے اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ان سے بری الذّمہ ہے۔) اس آیت میں لفظ "رَسُوْلُهٗ" کی لام پر پیش کے بجائے وہ شخص زیر پڑھ رہا تھا، جس سے معنی تبدیل ہو کر یوں ہو جاتا ہے کہ "اللہ مشرکوں اور اپنے رسول سے بیزار ہے (نعوذ باللہ)۔ تب ابو الاسود الدؤلی نے کہا: میں اب عربی

۳۳۔ مفتی منظور حسین، **اعرابِ قرآن کے تاریخی وارتقائی مراحل کا مطالعہ۔**

۳۴۔ القرآن، ۹: ۱۹-۲۰۔

۳۵۔ مفتی منظور حسین، **اعرابِ قرآن۔**

۳۶۔ **تبیان القرآن**، ۱: ۱۰۲۔

زبان کی گرامر لکھوں گا۔[۳۷]

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ایک شخص نے سورۃ النساء کی یہ آیت ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ کی تلاوت کی جس کا ترجمہ یوں ہے: اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو چند کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے ہو لیتے۔ اُس شخص نے مکمل آیت پڑھنے کے بجائے لفظِ "الشیطن" پر وقف کیا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات کٹ گئی ہے۔ یعنی بہتر تھا کہ وہ "اِلَّا قَلِيْلًا" پر ہی وقف کرتا۔

حضرت قتادہ سے کسی نے پوچھا کہ سورہ کہف کی یہ آیت ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا﴾ جس میں "عوجا" کا وصل "قیّماً" کے ساتھ کر دیا جائے تو اس سے دوسرا، پہلے کی صفت بن جاتا ہے اور معنی یہ بنتے ہیں کہ "اللہ تعالی نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں ایسی کوئی پیچیدگی نہیں جو سیدھی ہو سکے"، چناں چہ حضرت قتادہ نے فرمایا:

"أنزل قیّماً ولم یجعل له عوجاً"، یعنی اللہ تعالی نے ایسی سیدھی کتاب نازل کی ہے کہ جس میں ذرہ برابر بھی کجی اور ٹیڑھ نہیں ہے۔ چوں کہ "قیّماً" اپنے ماقبل کی طرف راجع ہے اس لیے "عوجاً" پر سکتہ یا وقف کیا جانا چاہیے۔[۳۸]

پروفیسر احمد یار کے نزدیک علماءِ رسم نے تمام کلماتِ قرآن کی کتابت کی، ان کلمات کا تجزیہ کیا جن میں اختلافِ کتابت کی کوئی بھی صورت پائی جاتی تھی اور ان املائی اختلافات سے کچھ قواعد اخذ کیے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ تمام اختلافاتِ رسم کو چھ قواعد کے تحت دیکھا جا سکتا ہے: ھمز، بدل، حذف، زیادہ، وصل و فصل اور "قراءت کا تنوع۔ چھٹا قاعدہ علم الرسم کے لیے مخصوص ہے۔[۳۹]

۳۷- ابن خلکان، **وفیات الاعیان**، ۲: ۵۳۵- ۵۳۹۔

۳۸- ابو جعفر احمد بن محمد ابن النّحاس، **القطع والائتناف والوقف والابتداء**، تحقیق، احمد فرید المزیدی (بیروت: دار الکتب العلمیة، ۲۰۰۳ء)۔

۳۹- احمد یار؛ کتابت مصاحف اور علم الرسم،
http://www.hafizahmedyar.com/mazameen/rasam.html

شاہ فہد قرآن کمپلیکس کے مطبوعہ مصاحف میں علاماتِ وقف وابتداء

حکومتِ سعودی عرب نے اپنی وزارت حج و اوقاف کی نگرانی میں قرآن مجید کے نسخے طبع کرا کر لوگوں میں تقسیم کیے تاکہ غلطیوں سے محفوظ رسم عثمانی کا اہتمام ہو۔ اس مصحف کے آخر میں تین وضاحتیں دی گئی ہیں:

۱. **روایت:** حفص بن سلیمان ابن المغیرہ الاسدی کوفی کی روایت میں عاصم بن ابی النجود کوفی تابعی کی قراءت کے مطابق تحریر ہے، عاصم بن ابی النجود نے مذکورہ قراءت کو ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن حبیب السلمی سے اور انھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۲. **رسم:** اس کے ہجاء مصحف عثمانی کے مطابق ہیں۔ (جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل مدینہ کے لیے مخصوص کیا، اور پھر بصرہ، کوفہ، شام اور مکہ کی طرف اس کی نقول ارسال فرمائیں)۔

۳. **طریقِ ضبط:** الطراز علی ضبط الخراز از امام تنسی و خلیل بن احمد کی علامات کو سامنے رکھا گیا ہے، اندلس یا اسپین والوں کی علامات کی جگہ مشرق والوں کی علامات کو بھی سامنے رکھا گیا، علاماتِ وقوف مفسرین و علماء الوقف کے فیصلوں کو دیکھا گیا۔[۴۰]

ایک ضروری وضاحت

یہ تحقیق خالصتاً وقف وابتداء کے جزیئے سے متعلق ہے۔ اس کا مصاحف کے رسم الخط سے تعلق نہیں ہے۔ نیز اس میں کوئی شک نہیں کہ رسم الخط کے اعتبار سے مصاحف مطبوعہ از شاہ فہد قرآن کمپلیکس اور برصغیر میں مطبوعہ مصاحف دونوں عثمانی رسم الخط کے مطابق ہیں۔ بلکہ اس موضوع پر کئی علمانے قلم بھی اٹھایا ہے۔ مولانا رشید احمد فریدی اپنے مقالہ "برصغیر کے متداول مصاحف رسم عثمانی کے مطابق ہیں" میں لکھتے ہیں:

> مکتبہ دار السلام (پاکستان) کے بعض ذمہ داروں نے ایک تحریر "پاکستانی مصاحف کی حالت زار" شائع کی جس کا حاصل یہ تھا کہ سعودی عرب سے طبع شدہ مصحف یا عرب ممالک کے مصاحف رسم عثمانی کے مطابق ہیں اور برصغیر کے مصاحف رسم عثمانی کے خلاف ہیں (معاذ اللہ)۔ اس کے ذریعہ برصغیر خصوصاً پاکستان کے مسلمانوں کو ذہنی تشویش میں مبتلا کرنے کی بے جا سعی کی گئی ہے۔ مجمع ملک فہد کے دو اہل علم محقق شیخ محمد شفاعت ربانی حفظہ اللہ اور شیخ محمد الیاس فیصل حفظہ اللہ نے "مکتبہ دار السلام کے مطبوعہ مصحف کی تعریف اور دوسرے مصاحف کی تنقیص" پر اہل مکتبہ دار السلام کی تحریر کا متانت و سنجیدگی سے علمی انداز میں مختصر جائزہ پیش کر کے انھیں اپنی غلط روش سے ادب کے ساتھ باز رہنے کی تلقین فرمائی ہے،

---

۴۰ – محمد طاہر، **پاکستان میں قرآن کی طباعت، تاریخی مطالعہ۔**

فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس لیے مذکورہ بالا حقائق کے پیشِ نظر پورے یقین کے ساتھ عرض ہے کہ برصغیر کے مصاحف صد فیصد رسم عثمانی کے مطابق ہیں۔ انہیں خلافِ رسمِ عثمانی بتانا یا تو حقائق سے ناواقفیت ہے یا حقائق سے انحراف کر کے عمداً امت میں ایک نئے فتنہ کی تخم ریزی کرنا ہے"۔ [۴۱]

شاہ فہد قرآن کمپلکس سے مطبوعہ مصاحف میں چند وضاحتیں

مصاحف مطبوعہ از شاہ فہد قرآن کمپلکس (مدینہ منورہ) میں رموز اوقاف کے حوالے سے قرآن مجید کے آخر میں کچھ وضاحتیں کی گئی ہیں جنھیں نقل کیا جاتا ہے۔ یہ وضاحتیں عربی میں ہیں، قاری کی آسانی کے لیے اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

م۔ علامتِ وقفِ لازم ہے جیسے: ﴿إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ﴾

ج علامتِ وقفِ جائز ہے جس میں رکنا یا نا رکنا برابر ہے، جیسے: ﴿نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ﴾

صلے علامتِ وقفِ جائز ہے جس میں نا رکنا بہتر ہے، جیسے: ﴿وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

قلے علامتِ وقفِ جائز ہے جس میں رکنا بہتر ہے، جیسے: ﴿قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ﴾

.: .: علامتِ معانقہ ہے جس میں اگر ایک جگہ رکا جائے تو دوسری جگہ رکنا ٹھیک نہیں جیسے: ﴿ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾

مصاحف مطبوعہ از شاہ فہد قرآن کمپلکس (مدینہ منورہ) میں رموزِ اوقاف کے حوالے سے ایک بات نوٹ کی گئی ہے کہ سن ۱۴۲۲ھ (۲۰۰۱) تک شائع شدہ مصاحف میں علامت (لا) موجود ہے، مگر سال (۲۰۰۱) کے بعد شائع ہونے والے مصاحف سے یہ علامت مکمل طور پر حذف کر دی گئی ہے۔

برصغیر سے مطبوعہ مصاحف میں چند وضاحتیں

اسی طرح برصغیر میں مطبوعہ مصاحف میں بھی رموز اوقاف کے حوالے سے قرآن مجید کے آخر میں

---

۴۱ – رشید احمد فریدی، برصغیر کے متداول مصاحف رسم عثمانی کے مطابق ہیں، ماہنامہ دارالعلوم، شمارہ ۷، جلد: ۱۰۱، شوال ۱۴۳۸ ہجری مطابق جولائی ۲۰۱۷ء۔

کچھ وضاحتیں کی گئی ہیں جنھیں جوں کا توں نقل کیا جاتا ہے۔

رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید

جب لوگ گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں، کہیں نہیں ٹھہرتے۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے سمجھنے میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اس کے ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کر دی ہیں، جنھیں رموزِ اوقاف کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے وقت اِن رموز کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ رموزِ اوقاف یہ ہیں:

O جہاں بات مکمل ہو، وہاں چھوٹا سا گول دائرہ لگا دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول "ت" ہے جو دائرے کی شکل میں لکھی جاتی ہے۔ یہ وقفِ تام کی علامت ہے، اس پر ٹھہرنا چاہیے۔

م۔ اس "م" سے مراد وقفِ لازم ہے۔ اِس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔ اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔

ط یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے۔ اِس پر ٹھہرنا چاہیے۔ مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں معنی مکمل نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج یہ وقفِ جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز یہ علامت وقفِ مجوّز کی ہے۔ یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص یہ علامت وقفِ مرخّص کی ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو بھی ٹھیک۔

صلے یہ "الوصلُ اُولےٰ" کا اختصار ہے۔ یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق یہ "قیل علیہ الوقف" کا اختصار ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل یہ "قدیُوصَلُ" کی علامت ہے۔ یعنی یہاں ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا دونوں جائز ہیں۔ لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ "قِف" ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں: ٹھہر جاؤ۔ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں کسی قدر ٹھہرنا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفہ لمبے سکتہ کی علامت ہے۔ یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے مگر سانس نہ توڑے۔

سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے۔ وقفہ میں زیادہ۔

لا لا کے معنی نہیں کے ہیں۔ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے۔ اور کہیں عبارت کے اندر۔

عبارت کے اندر ہو تو ہر گز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے۔ بعض کے نزدیک نہ ٹھہرنا چاہیے۔ لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اِس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ وقف اُسی جگہ نہیں کرنا چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

ک کذٰلک کی علامت ہے۔ یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے۔

ہ یعنی یہاں غیر کوفیین کے نزدیک آیت ہے۔ وقف کرے تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

:. .: یہ تین نقاط والے دو دو وقف قریب قریب آتے ہیں۔ ان کو معانقہ کہتے ہیں۔ کبھی اس کو مختصر کر کے "مع" لکھ دیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک پر ٹھہرنا چاہیے دوسرے پر نہیں۔

ان وضاحتوں کا مطالعہ کرنے کے بعد با آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ رموزِ وقف جن میں: ط–ج–ز–ص–صلے–ق اور صل شامل ہیں، وقف کرنے یا نا کرنے کے حوالے سے افضلیت کے بارے میں ہیں۔ جب کہ رموزِ وقف جن میں: م–قف–لا–سکتہ–وقفہ–اور معانقہ شامل ہیں، وقف کرنے یا نا کرنے میں افضلیت کے بارے میں نہیں ہیں بلکہ ان میں تاکید اور التزام شامل ہے۔

لہٰذا طوالت سے بچنے کیلیے مقالہ میں صرف ان رموزِ وقف کو زیر بحث لایا گیا ہے جن میں وقف کرنے یا نا کرنے میں تاکید اور التزام شامل ہے، یعنی: م–قف–سکتہ–وقفہ–اور معانقہ۔

اسی طرح "لا" کے حوالے سے جیسے لکھا گیا کہ یہ علامت کہیں آیت کے اُوپر استعمال کی جاتی ہے۔ اور کہیں عبارت کے اندر۔

مقالہ کا منہج استقرائی ہے لہٰذا اس منہج کے تحت دونوں قسم کے مصاحف کا شروع سے آخر تک بہت احتیاط سے مطالعہ کیا گیا ہے اور دونوں مصاحف میں ان مقامات کا تعین کیا گیا ہے جہاں زیرِ مطالعہ رموزِ وقف پر اتفاق ہے اور ان مقامات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جہاں دونوں مصاحف میں اختلاف ہے۔

قاری کی سہولت کے لیے پانچ کالمی تحقیقی جدول بنایا گیا ہے جس میں پہلے کالم میں سورت کا نام، دوسرے کالم میں آیت نمبر، تیسرے کالم میں آیت کا وہ لفظ جس پر رمز وقف لگا ہوا ہے، چوتھے کالم میں رمز وقف در مصحف مطبوعہ بر صغیر اور پانچویں کالم میں رمزِ وقف در مصحف مطبوعہ شاہ فہد قرآن کمپلیکس درج کیا گیا ہے۔

تحقیقی جدول

سورت کا نام	آیت نمبر	لفظِ آیت	برصغیر سے مطبوعہ مصاحف میں رمز وقف	شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں رمز وقف
البقرۃ	۲	رَيْبَ فِيهِ	.:	.:
البقرۃ	۸	مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ	م—	---
البقرۃ	۸۳	إِلَّا اللَّهَ	قف	---
البقرۃ	۸۷	اسْتَكْبَرْتُمْ	ج	قلے
البقرۃ	۹۶	عَلَىٰ حَيَاةٍ	.:	.:
البقرۃ	۹۶	الَّذِينَ أَشْرَكُوا	.:	.:
البقرۃ	۱۰۲	مِنْ خَلَاقٍ	قف	---
البقرۃ	۱۹۵	إِلَى التَّهْلُكَةِ	.:	---
البقرۃ	۱۹۵	وَأَحْسِنُوا	.:	---
البقرۃ	۱۹۶	فَإِذَا أَمِنْتُمْ	قف	---
البقرۃ	۲۱۲	أُمَّةً وَاحِدَةً	قف	---
البقرۃ	۲۴۳	فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا	قف	---
البقرۃ	۱۵۱	فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ	قف + لا	---
البقرۃ	۲۵۳	مَا اقْتَتَلُوا	قف	---
البقرۃ	۲۷۵	الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا	م—	قلے
البقرۃ	۲۸۱	فِيهِ إِلَى اللَّهِ	قف	صلے
البقرۃ	۲۸۵	وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ	قف	---

البقرة	۲۸۵	مِنْ رُسُلِهِ	قف	---
البقرة	۲۸۶	وَاعفُ عَنَّا	وقفه	---
البقرة	۲۸۶	وَاغْفِرْ لَنَا	وقفه	---
البقرة	۲۸۶	وَارْحَمْنَا	وقفه	---
آلِ عمران	۷	تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ	م	قلے
آلِ عمران	۱۹	عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ	قف	قلے
آلِ عمران	۵۰	بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ	قف	---
آلِ عمران	۶۱	وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ	قف	---
آلِ عمران	۸۹	وَأَصْلَحُوا	قف	لا
آلِ عمران	۹۵	قُلْ صَدَقَ اللَّهُ	قف	قلے
آلِ عمران	۱۰۶	اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ	قف	---
آلِ عمران	۱۳۵	لِذُنُوبِهِمْ	قف	---
آلِ عمران	۱۸۱	وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ	م	م
آلِ عمران	۱۸۶	أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ	قف	---
آلِ عمران	۱۹۷	مَتَاعٌ قَلِيلٌ	قف	---
آلِ عمران	۲۰۰	وَرَابِطُوا	قف	---
النساء	۲۷	يَتُوبَ عَلَيْكُمْ	قف	---
النساء	۷۷	خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى	قف	---
النساء	۱۰۹	فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	قف	---
النساء	۱۱۸	لَعَنَهُ اللَّهُ	م	م
النساء	۱۳۵	فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا	قف	صلے

النساء	١٧١	فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ	قف	صلے
النساء	١٧١	أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ	م-	م-
المائدة	٢	أَنْ تَعْتَدُوا	م-	م-
المائدة	٣	إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ	قف	---
المائدة	٨	اعْدِلُوا	قف	---
المائدة	٢٧	آدَمَ بِالْحَقِّ	م-	---
المائدة	٥١	وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ	م-	م-
المائدة	٦٤	وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا	م-	م-
المائدة	٧٣	إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ	م-	م-
الانعام	١٩	قُلِ اللّٰهُ	قف	صلے
الانعام	١٩	بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ	قف	ج
الانعام	٦٢	أَلَا لَهُ الْحُكْمُ	قف	---
الانعام	١٢٤	أُوتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ	م-	م-
الاعراف	٢٣	رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا	سکتہ	---
الاعراف	٢٩	قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ	قف	صلے
الاعراف	٤٣	الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا	قف	---
الاعراف	٥٤	اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ	قف	---
الاعراف	٧٣	أَخَاهُمْ صَالِحًا	م-	قلے
الاعراف	٩٢	لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا	:. ج	---
الاعراف	١٢٨	إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ	قف + لا	---
الاعراف	١٣٣	آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ	قف	---

الاعراف	۱۴۸	وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا	م-	م-
الاعراف	۱۶۳	حَاضِرَةَ الْبَحْرِ	م-	---
الاعراف	۱۶۳	لَا تَأْتِيهِمْ	:. + ج	:. + ج
الاعراف	۱۶۳	كَذَلِكَ	:. + ج	---
الاعراف	۱۷۲	قَالُوا بَلَى	:. + ج	:.
الاعراف	۱۷۲	شَهِدْنَا	:. + ج	:.
الاعراف	۱۸۴	أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا	سکتہ	قلے
الاعراف	۱۸۸	لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ	:. + ج	---
الاعراف	۱۸۸	وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ	:. + ج	---
التوبة	۳۶	أَنفُسَكُمْ	قف	ج
التوبة	۷۱	أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ	م-	ج
التوبة	۱۰۱	مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ	:.	صلے
التوبة	۱۰۱	وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ	:. + قف	صلے
التوبة	۱۰۱	مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ	قف	---
التوبة	۱۱۱	فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ	قف	صلے
ہود	۲۰	مِنْ أَوْلِيَاءَ	م-	م-
ہود	۳۴	هُوَ رَبُّكُمْ	قف	---
ہود	۳۸	وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ	قف	---
ہود	۴۲	فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ	قف	---

ہود	۴۹	مِنْ قَبْلِ هَذَا	.:	صلے
ہود	۴۹	قَبْلِ هَذَا فَاصْبِرْ	.:	صلے
یوسف	۱	الر	قف	ج
یوسف	۱	الْكِتَابِ الْمُبِينِ	قف	---
یوسف	۲۹	أَعْرِضْ عَنْ هَذَا	سکتہ	ج
الرعد	۱	المر	قف	ج
الرعد	۴	يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ	قف	---
الرعد	۳۲	ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ	قف	صلے
ابراہیم	۹	وَعَادٍ وَثَمُودَ	.:	.:
ابراہیم	۹	وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ	.:	.:
ابراہیم	۲۷	وَيُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ	قف+ لا	---
الحجر	۵۱	عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ	م-	---
الحجر	۷۹	فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	م-	---
النحل	۴۱	وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ	م-	ج
النحل	۵۵	فَتَمَتَّعُوا	قف	صلے
بنی اسرائیل	۷	أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ	قف	صلے
الکہف	۱	لَهُ عِوَجًا	سکتہ	سکتہ
الکہف	۲۲	إِلَّا قَلِيلٌ	قف	قلے
الکہف	۲۷	لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ	قف	---
الکہف	۲۹	مِنْ رَبِّكُمْ	قف	صلے

الکہف	۷١	فَانْطَلَقَا	قف	---
الکہف	۷۴	فَانْطَلَقَا	قف	---
الکہف	۷۷	فَانْطَلَقَا	قف	---
مریم	١۷	مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا	قف	---
مریم	٢٩	فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ	قف	صلے
مریم	٣٠	إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ	قف	---
مریم	٣٩	إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ	م-	---
مریم	٨٦	إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا	م-	---
مریم	٨۷	عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا	م-	---
طہ	٢١	خُذْهَا وَلَا تَخَفْ	قف	صلے
طہ	٨٨	وَإِلَهُ مُوسَى	ج+ لا+ ہ	---
الحج	١١	عَلَى وَجْهِهِ	قف+ ج	---
المؤمنون	١٩	مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ	م-	---
المؤمنون	٦٥	لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ	قف	صلے
النور	٥٨	صَلَاةِ الْعِشَاءِ	قف	ج
الفرقان	۴	قَوْمٌ آخَرُونَ	:. + ج	صلے
الفرقان	۷	فِي الْأَسْوَاقِ	ط	لا
الفرقان	٣٢	جُمْلَةً وَاحِدَةً	:. + ج	ج
الفرقان	٣٢	كَذَلِكَ	:. + ج	---
الشعراء	٢٠٩	ذِكْرَى	:. + قف	---
النمل	١٠	لَا تَخَفْ	قف	---

النمل	١٢	بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ	قف	---
النمل	٤٠	مِنْ فَضْلِ رَبِّي	قف	---
النمل	٦٦	فِي شَكٍّ مِنْهَا	قف	صلے
القصص	٢٣	يُصْدِرَ الرِّعَاءُ	سكتہ	صلے
القصص	٢٥	لَا تَخَفْ	قف	صلے
القصص	٣١	أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ	قف	صلے
القصص	٤٨	سِحْرَانِ تَظَاهَرَا	قف	---
القصص	٨١	وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ	قف	---
القصص	٨٨	مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ	م-	م-
القصص	٨٨	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	قف	ج
العنكبوت	٢٦	فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ	م-	م-
العنكبوت	٣٣	لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ	قف	---
العنكبوت	٣٨	مِنْ مَسَاكِنِهِمْ	وقفہ	صلے
العنكبوت	٣٩	وَهَامَانَ	قف	صلے
العنكبوت	٤١	لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ	م-	ج
العنكبوت	٥٧	ذَائِقَةُ الْمَوْتِ	قف	صلے
العنكبوت	٦٤	لَهِيَ الْحَيَوَانُ	م-	ج
العنكبوت	٦٦	وَلِيَتَمَتَّعُوا	وقفہ	ج
الروم	٨	فِي أَنْفُسِهِمْ	قف	قلے
الروم	٣٠	ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ	ق+ لا	---
الروم	٣٤	فَتَمَتَّعُوا	وقفہ	---

لقمان	٣٣	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	وقفہ	---
السجدة	٢٤	لَمَّا صَبَرُوا	قف	صلے
الاحزاب	١٣	إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ	.:	---
الاحزاب	١٣	وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ	.:	صلے
الاحزاب	٦٠	إِلَّا قَلِيلًا	.:	---
الاحزاب	٦١	مَلْعُونِينَ	.:	صلے
سبأ	٤٥	فَكَذَّبُوا رُسُلِي	قف	صلے
سبأ	٤٦	تَتَفَكَّرُوا	قف	ج
فاطر	٥	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	وقفہ	---
يس	١٣	أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ	م-	---
يس	٥٢	مِنْ مَرْقَدِنَا	سکتہ + م-	سکتہ + قلے
يس	٥٨	سَلَامٌ	قف	---
يس	٧٦	فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ	م-	م-
الصافات	٨٣	مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ	م-	---
الصافات	١٥٤	مَا لَكُمْ	قف	---
ص	١٠	وَمَا بَيْنَهُمَا	قف	صلے
ص	٢١	نَبَأُ الْخَصْمِ	م-	---
ص	٢٣	إِنَّ هَذَا أَخِي	قف	---
ص	٢٣	وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ	قف	---
ص	٤١	عَبْدَنَا أَيُّوبَ	م-	---
ص	٦٠	بَلْ أَنْتُمْ	قف	---

الزمر	٣	مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ	م-	---
الزمر	٧	غَنِيٌّ عَنكُمْ	قف	صلے
الزمر	٢٦	أَكْبَرُ	م-	ج
المؤمن	٥	فَأَخَذْتُهُمْ	قف	صلے
المؤمن	۴٦	وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ	قف	---
المؤمن	٦٢	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	م-	---
المؤمن	٧٠	أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا	قف	صلے
الزخرف	٨٨	قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ	م-	---
الدخان	١	حم	.:	---
الدخان	٢	وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ	.:	---
الدخان	٧	وَمَا بَيْنَهُمَا	م-	صلے
الدخان	١۴	مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ	م-	---
الدخان	١٥	إِنَّكُمْ عَائِدُونَ	م-	---
الدخان	٢٨	كَذَلِكَ	قف	صلے
الدخان	۴۴	طَعَامُ الْأَثِيمِ	.:	---
الدخان	۴٥	كَالْمُهْلِ	.:	---
الدخان	٥۴	كَذَلِكَ	قف	---
الجاثية	٢٨	كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً	قف	ج
الجاثية	٣١	الَّذِينَ كَفَرُوا	قف	---
محمد	۴	الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا	قف+ .:	ج
محمد	۴	ذَلِكَ	:.	صلے

محمد	١٦	قَالَ آنِفًا	قف	ج
محمد	٢١	وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ	قف	ج
محمد	٢١	فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ	قف	---
الفتح	٢٩	فِي الْإِنْجِيلِ	قف + :.	---
ق	١	ق	قف	ج
ق	٤٥	بِجَبَّارٍ	قف	صلے
الذاريات	٢٤	الْمُكْرَمِينَ	م-	---
الذاريات	٥٢	أَوْ مَجْنُونٌ	قف	---
القمر	٦	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ	م-	م-
القمر	٤٧	صلا ﹷ ﹷ لٍ وَسُعُرٍ	م-	---
الرحمن	٤٣	الْمُجْرِمُونَ	م-	---
الواقعة	٢	كَاذِبَةٌ	م-	---
الحشر	٢	لِأَوَّلِ الْحَشْرِ	وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ج
الحشر	٧	سدَشَدِيدُ الْعِقَابِ	م-	---
الحشر	٩	خَصَاصَةٌ	قف	ج
الحشر	١٢	لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ	قف	---
الممتحنة	٣	وَلَا أَوْلَادُكُمْ	:. + ج	ج
الممتحنة	٣	يَوْمَ الْقِيَامَةِ	:. + ج	---
المنافقون	١	إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ	م-	قلے
الطلاق	١٠	يَا أُولِي الْأَلْبَابِ	:. + ج صلے ۃ	---
الطلاق	١٠	الَّذِينَ آمَنُوا	:. + ج	ج
التحريم	١١	اِمْرَأَةَ فِرْعَوْنَ	م-	---

الملک	۱۹	صَافّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ	م-وقف غفران	ج
القلم	۳۳	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ	م-	ج
القلم	۳۶	مَالَکُمْ	وقفہ	---
القلم	۴۰	بِذٰلِکَ زَعِیْمٌ	.:	---
القلم	۴۱	اَمْ لَهُمْ شُرَکَاءُ	.:	---
القلم	۴۸	کَصَاحِبِ الْحُوتِ	م-	---
القلم	۵۱	اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ	م-	---
نوح	۴	اِذَا جَاءَ لَا یُؤَخَّرُ	م-	ج
نوح	۱۰	اسْتَغْفِرُوا رَبَّکُمْ	قف	---
المدثر	۳۹	اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ	.:	---
المدثر	۴۰	اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ	.: قف	---
القیامۃ	۲۷	وَقِیْلَ مَنْ	سکتہ	س
النبأ	۳۸	وَالْمَلٰئِکَةُ صَفًّا	لاق ط	صلے
النازعات	۵	فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا	م-	---
النازعات	۹	اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ	م-	---
النازعات	۱۲	کَرَّةٌ خَاسِرَةٌ	م-	---
النازعات	۱۵	حَدِیْثُ مُوْسٰی	م-	---
النازعات	۲۳	فَحَشَرَ	قف	---
عبس	۱۲	فَمَنْ شَاءَ ذَکَرَهٗ	م-	---
المطففین	۱۴	کَلَّا بَلْ رَانَ	سکتہ	س
الانشقاق	۱۴	اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ	.: ج	---
الانشقاق	۱۵	بَلٰی	.: ج	ج
الغاشیۃ	۱۲	عَیْنٌ جَارِیَةٌ	م-	---

الغاشیۃ	۱۷	کَیۡفَ خُلِقَتۡ	وقفہ	---
الغاشیۃ	۱۸	کَیۡفَ رُفِعَتۡ	وقفہ	---
الغاشیۃ	۱۹	کَیۡفَ نُصِبَتۡ	وقفہ	---
الغاشیۃ	۲۱	فَذَکِّرۡ	قف	---
البلد	۵	عَلَیۡہِ اَحَدٌ	م-	---
القدر	۵	سَلٰمٌ	:. قف	---
النصر	۳	وَاسۡتَغۡفِرۡہُ	وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ج

نتائجِ تحقیق

مذکورہ بالا تحقیقی جدول کا خلاصہ مندرجہ ذیل جدول کی شکل میں پیش کیا جا سکتا ہے:

رمز وقف	تعدادِ رمز برصغیر سے مطبوعہ مصحف میں	تعدادِ رمز شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصحف میں
لا	۳۳۹	۳۷
:. (معانقۃ)	۴۵	۸
م (وقف لازم)	٦۰	۱۵
قف	۱۱۱	۰
وقفہ	۱۲	۰
سکتہ	۸	۲

مذکورہ بالا تحقیقی جدول سے ظاہر ہوتا ہے کہ:

۱۔ "لا" برصغیر سے مطبوعہ مصاحف میں (۳۳۹) دفعہ آیا ہے جب کہ "لا" شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں (۳۷) دفعہ آیا ہے۔

دونوں مصاحف میں "لا" کے مقامات کا تقابلی موازنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ (۳۰۸) مقامات پر دونوں مصاحف میں اختلاف پایا گیا ہے جب کہ صرف (۳۴) مقامات پر اتفاق ہے۔

☆ ”لا“ کے حوالے سے مصحف مطبوعہ برِ صغیر اور مصحف مطبوعہ شاہ فہد قرآن کمپلیکس میں اتفاق و اختلاف کا تناسب (۹ ::۱) ہے۔

(طوالت سے بچنے کی خاطر ”لا“ کی مثالیں تحقیقی جدول میں شامل نہیں کی گئیں)۔

۲۔ ”معانقہ“ بر صغیر سے مطبوعہ مصاحف میں (۴۵) دفعہ آیا ہے جب کہ "معانقہ" شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں (۸) دفعہ آیا ہے۔

دونوں مصاحف میں ”معانقہ“ کے مقامات کا تقابلی موازنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ (۳۷) مقامات پر دونوں مصاحف میں اختلاف پایا گیا ہے جب کہ صرف (۸) مقامات پر اتفاق ہے۔

☆ ”معانقہ“ کے حوالے سے بر صغیر سے مطبوعہ مصاحف اور شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں اتفاق و اختلاف کا تناسب تقریباً (۵ ::۱) ہے۔

۳۔ ”وقف لازم“ بر صغیر سے مطبوعہ مصاحف میں (۶۰) دفعہ آیا ہے جب کہ "وقف لازم" شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں (۱۵) دفعہ آیا ہے۔

دونوں مصاحف میں "وقف لازم" کے مقامات کا تقابلی موازنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ (۴۷) مقامات پر دونوں مصاحف میں اختلاف پایا گیا ہے جب کہ صرف (۱۵) مقامات پر اتفاق ہے۔

☆ ” وقف لازم“ کے حوالے سے بر صغیر سے مطبوعہ مصاحف اور شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں اتفاق و اختلاف کا تناسب (۵::۱) ہے۔

۴۔ ”قف“ بر صغیر سے مطبوعہ مصاحف میں (۱۱۱) دفعہ آیا ہے جب کہ "قف" شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں ایک دفعہ بھی نہیں آیا ہے۔

دونوں مصاحف میں "قف" کے مقامات کا تقابلی موازنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ (۱۱۱) مقامات پر دونوں مصاحف میں اختلاف پایا گیا ہے جب کہ کسی مقام پر اتفاق نہیں ہے۔ لہذا ”قف“ کے حوالے سے بر صغیر سے مطبوعہ مصاحف اور شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں اتفاق و اختلاف کا کوئی تناسب نہیں ہے۔

۵۔ ”وقفہ“ بر صغیر سے مطبوعہ مصاحف میں (۱۲) دفعہ آیا ہے جب کہ ”وقفہ“ شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں ایک دفعہ بھی نہیں آیا ہے۔

دونوں مصاحف میں "وقفہ" کے مقامات کا تقابلی موازنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ (۱۲) مقامات پر دونوں مصاحف میں اختلاف پایا گیا ہے جب کہ کسی مقام پر اتفاق نہیں ہے۔ لہٰذا "وقفہ" کے حوالے سے برصغیر سے مطبوعہ مصاحف اور شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں اتفاق و اختلاف کا کوئی تناسب نہیں ہے۔

٦۔ "سکتہ" برصغیر سے مطبوعہ مصاحف میں (۸) دفعہ آیا ہے جب کہ "سکتہ" شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں (۴) دفعہ آیا ہے۔

دونوں مصاحف میں "سکتہ" کے مقامات کا تقابلی موازنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ (۴) مقامات پر دونوں مصاحف میں اختلاف پایا گیا ہے جب کہ (۴) مقامات پر اتفاق ہے۔

☆ "سکتہ" کے حوالے سے برصغیر سے مطبوعہ مصاحف اور شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے مطبوعہ مصاحف میں اتفاق و اختلاف کا تناسب (۲::۱) ہے۔

سفارشات

اس تحقیقی مقالہ سے مؤلف اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ تقریباً ۷۰٪ رموزِ وقف و ابتدا برصغیر میں مطبوعہ مصاحف میں ایسے ہیں جو شاہ فہد قرآن کمپلیکس میں مطبوعہ مصاحف سے اختلاف رکھتے ہیں۔ لہذا تجویز کیا جاتا ہے کہ علماء و قراء حضرات پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جس میں چند علماء و قراء شاہ فہد قرآن کمپلکس (مدینہ منورہ) سے بھی شامل کیے جائیں۔ پاکستانی اور سعودی علماء کا یہ بورڈ برصغیر میں مطبوعہ مصاحف اور شاہ فہد قرآن کمپلیکس میں مطبوعہ مصاحف کے اُن مقاماتِ وقف، جن کی نشاندہی اس مقالہ میں کی گئی ہے، کا مطالعہ کرے اور اگر مناسب معلوم ہو تو اس تحقیق کی توثیق کرتے ہوئے دونوں زیرِ بحث مصاحف میں رموزِ وقف و ابتدا کے حوالے سے اور تفسیر و معانی کی نزاکت کا خیال رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داری پوری فرمائے۔

List of Sources in Roman Script

- Al-Qur'an.
- Ahmad Yar, Kitabat e Masahif aur ilm e Rasm. http://www.hafizahmedyar.com/mazameen/rasam.html
- Antaki, Muhammad, *al-Wajiz fi Fiqh al-Lughah.* Beirut: Maktabah Dar al-Sharq.
- Ashmooni, Ahmad b. Muhammad, *Manar al-Huda fi Bayan al-Waqf wa al-ibtida*. Beirut: Dar al-Kutub al-ilmiyyah, 2002.
- Brokleman, *Fiqh al-Lughat al-Samiyyah.* Riyadh: Riyadh University, 1977.
- Dani, Usman b. Saeed, *al-Muktafa fi al-Waqf wa al-ibtida,* Beirut: Dar 'Ammar, 2001.
- Faridi, Rashid Ahmad, *Barr e Saghir ke Mutadawil Masahif Rasm e Usmani ke Mutabiq hen*. Mahnama Dar ul Uloom, Number 7, Vol. 101, July 2017
- http://www.hafizahmedyar.com/armaghan/fahmi.html
- https://islamqa.info/ur/answers/223904
- https://www.facebook.com/photo/?fbid=1441567302610084&set=a.460770600689764
- Ibn al-Jazri, Muhammad bin Yusuf, *al-Nashr fi al-Qiraát al-'Ashr.* Cairo: Maktabah Dar al-Kutub al-'Arabiyyah.
- Ibn Khallikan, *Wafayat al-A'yan.* Beirut: Dar Sadir, 1994.
- Ibn Manzoor, Muhammad b. Mukarram, *Lisaan al-'Arab*. Beirut: Dar Sadir, 1414 AH.
- Imam Hakim, *al-Mustadrak,* Dar al-Risalah al-'Alamiyyah, 1998.
- Jawad Ali, *al-Mufassal fi Tarikh al-'Arab*. Beirut: Maktabah al-Saqi, 2001.
- Kurdi, Muhammad Tahir, *Tarikh al-Khat al-'Arabi wa Aadabuhu.* Beirut: al-Maktabah al-Tijariyyah, 1939.
- Mufti Manzoor Husain, I'rab e Qurán ke Tarikhi wa irtiqa'ee Marahil ka Mutala'h
- Muhammad Hamidullah, *Rasool e Akram ﷺ ki Siasi Zindagi.* Lahore: Beacon Books, Urdu Bazar, 2005.

- Muhammad Uwais, Qurán Fehmi men ilm e Waqf o ibtida ki Zarurat.
- Munajjid, Muhammad b. Salih, Kia Mus'haf men 'Alamat e Waqf ki Pabandi karna lazim he?
- Nahhas, Abu Ja'far, *al-Qat'u wa al-itilaf*, Riyadh: Dar 'Alam al-Kutub, 1992.
- Qari Habib ur Rahman, Majallah Muhaddis, February, 2015.
- Qari, Muhammad Tahir, Pakistan men Qurán ki Tiba'at: Tarikhi Mutala'ah. http://www.hafizahmedyar.com/armaghan/tabat.html
- Ramzan Abdut Tawwab, Fusool fi Fiqh al-Lughah. Cairo: Maktabah al-Khanji.
- Shauqi, Dhaif, al-'Asr al-Jahili. Cairo: Dar al-Maárif, 1941.
- Suyuti, Jalaluddin, Abdur Rahman, al-Itqan fi 'Uloom al-Qurán. Cairo: al-Hai'ah al-Misriyyah al-'Aammah lil Kitab, 1974.
- Tabarani, *Al-Mu'jam al-Kabir* , Beirūt : Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī lil-Ṭibā'ah wa-al-Nashr wa-al-Tawzī, 2009.
- Zarkashi, Badruddin, al-Burhan fi 'Uloom al-Qurán. Beirut: Dar al-Fikr, 1988.